خاندانی نظام کا استحکام اور معاشرتی فلاح
(تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں)

*ام سلمیٰ

Abstract

Man is social by nature ,and has been living collective community .Life from the very inauguration .Islam familiarize healthy teaching in every speech of life to go faster the Human well-being .The family is social group Caracterised by common dwelling,economic co-operation and duplicate The main feature of islam social System entitle that family was concentrated as an important ,basic institute. Islam introduced such values wich discriminating internal and external refinement helped creating harmony ,among the individuals in different roles and figures,so that all prejudgments and judgements should come to an end in Muslims society according to Quranic teaching .The Holy Prophet (SAW) guided the individual sociological level and the community at sociological level to create a balanced social ,moral ,economical, and all aspect of family life.even in the present current system ,the basic unit family whether its nature is unclear or extended, is plying its important role for the continuity of human race ,training the human source as a tool to create chastisement andorginization in the social set–up ,building of character and personality on constructive,good and healthy lines to be able to achieve his sociological,ethiecal role in this society with the specific outlook of being accountable to Almighty Allah Who created man and sent him in thise world to fulfill the mission of obeing his inventor.

اس کرہ ارض پر ہر دور میں انسان نے معاشرت پسندی کے حوالے سے اجتماعی زندگی بسر کی۔ اس ضمن میں جس معاشرتی ادارے کو بنیادی اہمیت حاصل رہی وہ خاندان ہے۔ لغت عربی میں مادہ "عول" کے ذیل میں "عائلۃ" مصدر سے خاندان کا مفہوم واضح کیا گیا ہے مثلاً عربی زبان میں سربراہ خاندان کے لئے "عیال الرجل" کی اصطلاح مستعمل ہے، لسان العرب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وعيال الرجل وعيله الذين يتكفل بهم وقد يكون العيل واحدا والجمع عالة ([1])

---

* جزووقتی لیکچرار، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور

آدمی کے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی وہ کفالت کرتا ہے، عیل واحد ہے اور اس کی جمع عالہ ہے۔

عال عیاله یعولهم اذا کفاله معاشهم ،وقال غیره ،اذا قات تهم ،وقیل قام بما یحاجون الیه من قوت و کسوة وغیرهما [2]

"عیال اسے کہا جاتا ہے جس کی معاشی طور پر کفالت کی جائے اور بعض نے کہا ہے کہ جب وہ ان کا خرچ اٹھائے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کھانے پینے اور لباس کے لئے اس کے محتاج ہوتے ہیں "یعنی وہ شخص جو اپنے کنبے کی کفالت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے وہ عیال الرجال کی تعریف کے ضمن میں آتا ہے، جو شخص کھانے اور لباس کی ضروریات کی کفالت کرتا ہو۔

الاسراة اقارب الرجل من قبل ابیه [3] اهلة زوجته وقالا یعنی صاحبی ابی حنفیة کل من فی عیاله نفقته غیر ممالکیه "لقوله تعالیٰ (فنجیناه واهله اجمعین) [4]

ابو جعفر نحاس کے نزدیک خاندان سے مراد آدمی کے وہ رشتہ دار ہیں جو اس کے باپ کی طرف سے اور بیوی کے گھر کے لوگ ہوں اور صاحبین کے نزدیک خاندان سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر وہ خرچ کرتا ہو اور وہ اس کے غلاموں میں سے نہ ہوں وہ اللہ کے اس قول کو دلیل بناتے ہیں "پس ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو بچا لیا۔

قرآن حکیم اور حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں قرآن پاک میں خاندان کا ذکر بار بار آتا ہے:

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ [5]

اور جب یوسف علیہ سلام نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ [6]

پس جب وہ اس کے پاس داخل ہوئے تو کہنے لگے اے عزت والے ہمیں اور ہمارے خاندان کو سخت مصیبت پہنچی ہے:

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ (7)

" اور ہم نے اسے اس کے اہل وعیال اور ان کے ساتھ اتنے ہی مزید اپنی خاص رحمت عطا کئے اور یہ عقل رکھنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے " خاندان اور اس سے متعلقہ اصطلاحات کی جو تعریفات درج ذیل ہیں وہ بین الاقوامی مقالہ جات اور اقوام متحدہ کے اجلاس کی دستاویزات کے مطابق کچھ یوں بیان کئے گئے ہیں

خاندان، معاشرے کی ایک فطری اور بنیادی اکائی ہے، وسیع پیمانے پر ممکنہ تحفظ اور مدد وتعاون کا مستحق ہے۔(8)

Oxford advanced learners Dictionnery: Family: Group of parents and children, All those who persons decended from common ancestor, group of living things or of language with commonCharacteristics and a common source (9)

بچپن سے لے کر بلوغت کی عمر تک پہنچنے تک بچوں کی پرورش، نشو نما اور تحفظ، خاندان کی بنیادی ذمہ داری ہے(10)

شخصیت کی بھرپور اور متوازن نشو نما کی خاطر، بچوں کی پرورش ایک ایسے خاندانی ماحول میں ہونی چاہئے، جہاں اس کے لئے خوشی محبت اور باہمی تعلقات، افہام وتفہیم موجود ہو۔(11)

خاندانی اقد کے سلسلے میں اپنے آپ سے عہد کرتے ہیں کہ بچوں کی نگہداشت، دیکھ بھال، نشو نما اور تعلیم کے سلسلے میں خاندان کے کردار کو تسلیم کریں اور اس ضمن میں تہذیبی، مذہبی اور سماجی پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آزادی، وقار، اور ذاتی طور پر اپنائے جانے والی اقدار کے علاوہ اخلاقی اور تہذیبی اقدار کو مد نظر رکھیں۔(12)

اسلام دین فطرت ہے اور قرآن وسنت انسانی فطرت میں ودیعت کئے ہوئے عقائد، افکار و نظریات، اعمال واخلاق اور عادت واطوار کی تفصیل وتشریح ہیں۔

وَهُوَ نِكَاحُ مَنْ قَامَ بِهِ الْوَصْفُ الْمُنَافِي لِلْإِيمَانِ، وَهُوَ الْإِشْرَاكُ الْمُوجِبُ لِلتَّنَافُرِ وَالتَّبَاعُدِ. وَالنِّكَاحُ مُوجِبٌ لِلْخِلْطَةِ وَالْمَوَدَّةِ قَالَ تَعَالَى: وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً (13) یعنی نکاح ملاپ اور محبت کا باعث بنتا ہے اور شرک کرنا لڑائی جھگڑے اور دوری کا باعث بنتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور

اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو رکھ دیا، چناچہ نکاح کے لئے ایمان کو ضروری شرط قرار دیا گیا۔

خاندان کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات:

اسلام نے خاندان کی اکائی کی بطریق احسن تشکیل پر زور دیا ہے، خاندان جو میاں اور بیوی کے عزیز واقارب سے تشکیل پاتا ہے، یہی بیوی ماں کے مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوتی ہے تو اولاد کی جنت قرار پاتی ہے، میاں اور بیوی جب ماں باپ بنتے ہیں تو اولاد کی ہمہ جہت ذمہ داریاں ان کے کندھوں کو جھکا دیتی ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خالق نے پہلے سے ان کے لئے ہدایات کا انتظام کر رکھا ہے۔

"اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک خاندان اگرچہ ایک مرد اور عورت کے نکاح کے عقد اور بندھن اور ان کے بچوں سے وجود میں آتا ہے لیکن اس میں شوہر کے والدین اور خونی رشتے کے عزیز بھی شامل ہو کر ایک وسیع خاندان کو تشکیل دیتے ہیں۔ پھر اسلامی شریعت کے خصائص میں سے ہے کہ اسلام نسب ونسل کی حفاظت کو شریعت اسلامیہ کے عمومی مقاصد میں سے شمار کرتا ہے"۔ (14)

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (15)

اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو"

انسان کے لئے جوڑے کی تخلیق باعث اطمینان اور وجہ سکون ہے، اسلام دین فطرت ہے اس نے اس خطہ اراضی پر اس کی ہر فطری ضرورت کا اہتمام کرتے ہوئے اس کو خوبصورت ساتھ عطا کیا تاکہ وہ زندگی کی خوشیوں میں شریک ہو اور پریشانیوں میں معاون بنے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (16)

اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری جنس میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون واطمینان پاؤ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان محبت اور نرم دلی کو قائم کر دیا اور اس میں یقینا غور وفکر سے کام لینے والوں کے لئے (قدرت کی نشانیاں ہیں)۔

اسلام نے اس مودت اور رحمت کو بہت ہی خوبصورت انداز میں قرآن میں بیان فرمادیا:

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ (17)

وہ عورتیں تمہارے لئے اور تم ان کے لئے لباس ہو۔

اس آیت میں زوجین کو لباس کہا گیا ہے لباس وہ چیز ہے جو انسان کے جسم سے متصل رہتی ہے اور اس کی پردہ پوشی کرتی ہے اور اس کو خارجی فضا کے مضر اثرات سے بچاتی ہے، یہ تعلق نفسیاتی تسکین اور اخلاقی تحفظ اور انسانی داعیات کی تکمیل کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کے تحفظ اور بقا کا باعث بنتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (18)

"اے لوگو پروردگار سے جس نے تمھیں نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان میں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے، اس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا"

جامع بیان القرآن میں اس آیت کی یوں تفسیر کی گئی ہے:

ومنبّههم بذلك على أن جميعهم بنو رجل واحد وأم واحدة، وأن بعضهم من بعض، وأن حق بعضهم على بعض واجبٌ وجوبَ حق الأخ على أخيه، لاجتماعهم في النسب إلى أب واحد وأم واحدة، وأن الذي يلزمهم من رعاية بعضهم حق بعض، وإن بَعُدَ التلاقي في النسب إلى الأب الجامع بينهم، مثل الذي يلزمهم من ذلك في النسب (19)

یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سب کے سب لوگ ایک مرد اور عورت (آدم و حوا) کی اولاد ہیں اور ان کے ایک دوسرے پر حقوق واجب ہیں چنانچہ بھائی کا اپنے بھائی پر حق واجب ہے، اور بے شک یہ سب نسب میں ایک باپ اور ایک ماں کی طرف منسوب ہیں چنانچہ نسب کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت رکھنا لازم قرار دیا گیا ہے۔

اسلام میں بقاء نسل انسانی کے لئے شادی کا حکم دیا اور اس کی حفاظت کے لئے حسب اور نسب کو اختلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے زنا کو حرام قرار دیا فرمایا:

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا [20]

"اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کررو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں نکاح کر دیا کرو، اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا اور جاننے والا ہے۔"

اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی اصل ایک ہے انھیں مل جل کر رہنا ہے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ([21])

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھاری قومیں اور برادریاں بنادیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کی بقا اور افزائش نسل کے لئے جانداروں کے جوڑے تخلیق کئے

فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ([22])

اس نے تمہاری اپنی جنس سے تمھارے لئے جوڑے پیدا کئے، اور اسی طرح جانوروں میں بھی (انھی کے ہم جنس) جوڑے بنائے، اور اس طرح سے تمھاری نسلیں پھیلاتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا معاشر قریش ان الله قد اذهب عنکم نخواة الجا هلية وتعظيمها بالاباء. الناس من

آدم وآدم من تراب ([23])

اے گروقریش اللہ نے تم سے جاہلیت کے غروراورس پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے، لوگ آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے تھے۔

خاندان کے استحکام کی بنیادیں:

میاں بیوی کے حقوق کا تعین،ماں باپ اور اولاد کے مابین تعلقات بنتے ہیں،رشتہ داروں کے حقوق گھروں کے ارد گرد پڑوسیوں کے حقوق خاندان کی بنیاد مرد اور عورت رکھتے ہیں ان میں مرد کو قوامیت کے عہدے پر فائز کیا گیابیوی کو داخلی اور خارجی تحفظ دے دیا گیا، قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ([24])

"اور اگر تمھیں ان میں نااتفاقی کاڈر ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک ثالث عورت کے خاندان سے مقرر کردو اگر وہ دونوں صلح کرنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرمادیں گے۔

خاندان کی اکائی تنہا معاشرے میں مثبت کردار ادانہیں کرسکتی، خالق رب کریم نے اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ میل جول، حسن سلوک اور ادائیگی حقوق پر ہدایات دینے کے ساتھ ساتھ، غیر رشتہ دار ہمسایوں اور محلہ داروں کے حقوق کی بھی ہدایات سے نوازا ہے۔ قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ میں خاندان کے ادارے کے استحکام کے لئے حقوق وفرائض کا تعین،میراث کے قانون کا نظام اور ترغیبات دی گئی ہیں۔

خطبہ نکاح(مستحکم خاندان کی ابتداء)

خاندان کی بنیاد ایک گھر ہے اور ایک گھر کی بنیاد نکاح کے بندھن پر رکھی جاتی ہے،اس مسنونہ خطبہ نکاح میں قرآن مجید کی تین آیات کا انتخاب خود نبی ﷺ نے فرمایاان آیات میں پورے خاندان کے استحکام اور مضبوطی کی بنیادیں فراہم کرتی ہیں،ان آیات میں کون ساپیغام ہے؟اس کو جاننا ضروری ہے

خطبہ نکاح کی پہلی آیت:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ([25])

اے لوگو: اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اسی کی جنس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطے سے تم باہم دگر طالب مدد ہوتے ہو اور ڈرو قطع رحمی سے بے شک اللہ تعالیٰ نگرانی کر رہا ہے۔

اس بزم حیات میں انسانوں کی آمد کا ایک ذریعہ مرد ہے تو دوسرا ذریعہ عورت ہے اس لئے عورت کو کمتر سمجھ کر اس کے حقوق کو پامال نہ کیا جائے۔ رحم کا رشتہ انتہائی اہم اور مقدس رشتہ ہے اس کی اہمیت اور تقدس کا پاس ولحاظ ہمیشہ رہنا چاہئے۔

خطبہ نکاح کی دوسری آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ([26])

اے ایمان والو: اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اسلام پر رہو۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو: آگے کے مراحل میں تمہارے لئے بڑے بڑے امتحانات ہیں (نئی زندگی کی ذمہ داریاں، بیوی، اولاد، والدین کی ذمہ داریاں اور دیگر معاشرتی ذمہ داریاں، ان تمام امتحانات سے خیر وخوبی کے ساتھ گذرنا اور زندگی کی آخری سانس تک تمام نشیب وفراز کے ساتھ پار کرنا ہے ورنہ یادرکھو کہ اللہ کی گرفت سے تمھیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

خطبہ نکاح کی تیسری آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ([27])

اے ایمان والو: اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو تو اللہ تمہارے اعمال سدھارے گا اور تمھارے گناہوں کو بخشے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہیں گے تو انہوں نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ زبان کی حفاظت کی تلقین کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اجتماعی زندگی کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، ان کی تکمیل لازم ہے نرم گفتاری اور خوش کلامی مہر و محبت کو پروان چڑھاتی ہے، دلوں میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے، لغزشوں سے صرف نظر کی راہ سجھاتی ہے ماحول میں شرینی گھولتی ہے، درج بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک نئے خاندان کی بنیاد ڈالنے کے لئے پہلے ہی ہدایات ذہن نشین کروا دیں

نسل انسانی کی بقا: نسل انسانی کی بقا کی ذمہ داری اسلام نے انسان پر عائد کی ہے اپنے اپنے کردار ادا کرنے کے لئے مرد و عورت اور بچے تمام اس ضمن میں اہم کردار کے حامل ہیں۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ([28])

اے لوگو پروردگار سے جس نے تمھیں نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنا دیا اور ان میں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے، اس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

عفت و عصمت کی حفاظت: جنسی لحاظ سے مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی طرف مائل ہونا فطری عمل ہے، اسلام ان ناجائز تعلقات کا مخالف ہے، شادی کے ذریعے سے آپ ان تعلقات کو جائز طور پر نبھا سکتے ہیں اور اس کے ذریعے سے زندگی میں توازن بھی قائم رکھا جا سکتا ہے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ([29])

"اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں اس طرح تم اپنے مالوں کے ذریعے ان سے نکاح کرو بشر طیکہ (نکاح) سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ کہ شہوت رانی۔"

صلہ رحمی: "وصل رحمہ ای احسن الیٰ الاقربین الیہ من النسب" ([30])"صلہ رحمی سے مراد ان رشتوں داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے جو جب کی وجہ سے قریب ہیں"صلہ رحمی کے معنی ہیں رشتوں کو جوڑنا،

امام بقاعی کے بقول صلہ رحمی کا جو عظیم مقام اللہ کے نزدیک ہے اس وجہ سے اس نے اس کو اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ ([31])

" قرآن میں صلہ رحمی کی تاکید کی گئی ہے اور قطع رحمی پر شدید انکار کی وجہ سے ملت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب ہے اور قطع رحمی ہر صورت میں حرام قرار دی گئی ہے۔"[32]

ذوالارحام کے اور صلہ رحمی کے مختلف درجات ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ مقام والدین کا ہے، والدین کے بعد صلہ رحمی میں حسب قرابت دوسرے رشتہ داروں کے مراتب ہیں:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا [33]

" اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ"

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید تمام انسانیت کو کی گئی ،والدین کے بعد ذوالقرباء کا تذکرہ آتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ ([34])

" اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بھلا سلوک کریں گے اور یتامیٰ ومساکین کے ساتھ "

والدین کے بعد حسن سلوک کے مستحق رشتہ دار ہیں، اگر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جائے گا تو ہی معاشرہ امن کا گہوارہ اور ایک فلاحی معاشرہ کہلائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی عطا ہو اور اس کی موت میں تاخیر ہو اور عمر میں اضافہ ہو

تو اسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔(35)

صلہ رحمی پر مبنی اسلامی خاندانی نظام ایک ایسا اجتماعی نظام ہے جو مغربی تہذیب کے صلہ رحمی سے خاندانوں کے بہت سے مسائل سے نجات عطا کرتا ہے، معاشرے کو بہت سی خرابیوں سے بچاتا ہے جن میں آج مغربی معاشرہ مبتلا ہے وہاں پر ماں باپ کو بوڑھا ہونے پر اولڈ ہوم میں چھوڑ آتے ہیں جب کے قرآن میں کہا گیا:

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (23) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (36)

جب بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو بلکہ ان کے لئے محبت اور شفقت کے ساتھ جھکے رہو، اور ان کے لئے دعا گو رہو اے اللہ ان پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے ہم پر بچپن میں رحم کیا۔

" اسلامی معاشرے میں ایک مثالی خاندان کی تصویر، اس میں ماں باپ کی عزت اور وقار ایسا ہی ہونا چاہیئے اس کے بعد باقی رشتوں کے ساتھ حسن سلوک کی باری آتی ہے۔" (37)

آپ ﷺ نے والدین کی خدمت کی بار بار تاکید کی اور اس سے روگردانی کرنے والے کے لئے سزا کی وعید بھی بتائی:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جو بوڑھے ماں باپ سے جنت حاصل نہ کر سکے ان کی (خدمت کر کے)" (38)

اخلاقی اقدار کی ترویج:

نیک تمناؤں اور دعاؤں کے طفیل میں جو اولاد وجود میں آئے گی وہ لازماً خاندانی اور معاشرتی اقدار کو استحکام بخشے گی قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (39)

"جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے اللہ، ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو

پرہیز گاروں کا امام بنا"

ظاہر ہے ایسی نیک تمناؤں اور دعاؤں کے طفیل میں جو اولاد وجود میں آئے گی وہ لازماً خاندانی اور معاشرتی اقدار کو استحکام بخشے گی، صالحیت کی تمنا کرنے والے والدین کو اسی نہج پر تربیت کرنے کے لئے مکلف کیا گیا۔

مقصد ہے کہ اولاد کو نیک و سعادت مند بنانے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس کی نیکی و سعادت مندی کی دعا بھی مانگتے رہنا چاہیئے تاکہ ظاہر و باطن کا حسن صورت و سیرت کی خوبیاں ان میں پیدا ہوں۔ (40)

جو خاندان اور معاشرہ کو صحیح خطوط پر آگے بڑھا سکے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"والدین اپنی اولاد کو حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دے سکتے۔ (41)

بچوں کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان کے طبعی رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالنا اور انہیں ذہنی، جسمانی، عملی اور اخلاقی اعتبار سے بتدریج اس لائق بنانا کہ وہ اللہ کے شکر گذار بندے بن کر رہیں، کائنات میں اس کے مطابق تصرف کریں، نیز انفرادی عائلی اور اجتماعی حیثیت سے جو ان پر ذمہ داریاں ان کے خالق و مالک کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ان سے کماحقہ عہدہ برآ ہو سکیں۔ (42)

خاندان—افرادی قوت کا تسلسل:

اسلامی معاشرے میں اصل قیمت اس مقصد اور نصب العین کی ہے جس کے لئے خاندان کی یہ بنیادی اکائی استوار ہوتی ہے اور اس کے ساتھ نوع انسانی کے تسلسل کی خصوصیت پروان چڑھتی ہے۔ یہ وہ بنیادی ذمہ داری اور فریضہ ہے جو خاندان کا ادارہ صدیوں سے سرانجام دے رہا ہے، اسلامی معاشرہ میں اس وظیفہ حیات کی تکمیل کو شرم وحیاء پاکیزگی اور تقدیس کی فضا میں پروان چڑھایا گیا۔

سماجی اور معاشی تحفظ اور امداد باہمی کا سب سے اہم ذریعہ:

اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے افراد خاندان کے درمیان ایک دوسرے کے حوالے سے اور افراد حکومت کے درمیان نان ونفقہ کی ذمہ داری کا ایک ٹھوس نظام رکھا ہے:

اسلام میں نظام امداباہمی کے ایک اہم حصے کی حیثیت رکھتا ہے اور دونوں مل کر غریب وناتوں اور معذور

لوگوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ ([43])

معاشرتی اقدار اور خاندان کا ارتقاء:

شادی کے ذریعے سے مختلف خاندانوں اور قبیلوں کے درمیان آپس میں تعلقات استوار ہوتے ہیں کیونکہ (دو خاندانوں یا قبیلوں) کے درمیان ہونے والی شادی آپس میں دوستی کو فروغ دیتی ہے۔

جذبہ ایثار اور قربانی کو پروان چڑھانا :

یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ شادی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے، اور زندگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشش کرنے کا حوصلہ دیتی ہے اس سے انسان کے اندر اپنے بیوی بچوں، والدین اور دوسرے لوگوں کے لئے ایثار و قربانی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

خاندانی نظام اور اسوہ حسنہ ﷺ:

سماجی زندگی دوسرے انسانوں کے ساتھ سلوک، برتاؤ اور رویہ سے تشکیل پاتی ہے لوگوں سے خوشگواری اور خندہ پیشانی سے ملنا مسکرا کر ملنا ان سے شیریں کلام کرنا مہذب زندگی کی علامت ہے، رسول ﷺ کی عوامی اور سماجی زندگی کا یہ خوشنما اصول ہے جسے آپ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

خیر کم خیر کم لاھلی، وانا خیر کم لاھلی ([44])

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہو اور میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہوں۔"

اللہ تبارک تعالیٰ نے بنی ﷺ کو انسانوں کے لئے کامل رہنماء بنا کر بھیجا اور انسانوں پر پر ان کی راہنمائی اور اتباع کو لازم قرار دیا

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ ([45])

بے شک تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو یاد کرے۔

النکاح من سنتی فمن لم یعمل بسنتی فلیس منی (46)

"کہ نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ میں سے نہیں"

واذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی ما بقی (47)

"جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اپنے دین کی تکمیل کر لیتا ہے لہذا اسے چاہیے کہ اپنے آدھے دین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔"

یا معاشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فاءنہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (48)

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ضروری شادی کرے شادی نظر کو خوب جھکانے والی اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے تو یہ روزے اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔"

آپ ﷺ نے خاندان کے اندر عورتوں کو معزز مقام دیا تاکہ خاندان کی بنیادی اکائی کی معاشرتی حیثیت کو بلند کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: خدا نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا حرام قرار دیا ہے (بچیوں کو زندہ دفن کرنا)۔(49)

حدیث انس بن مالک، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک حبشی غلام تھا انجشہ کہا جاتا تھا یہ غلام حدی گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی اے انجشہ ذرا آہستہ چل آبگینوں کا خیال رکھ "(50) حدیث ابو ھریرہ قال: جاء رجل الیٰ رسول اللہ ﷺ فقال یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی ،قال امك،قال ثم من ،قال ،امك،قال ثم من ،قال امك ،قال ثم من ،قال ثم ابوك" (51)

"حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں،، اس نے کہا

اس کے بعد کون آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، اس نے پھر دریافت، اس کے بعد کون آپ ﷺ نے فرمایا تمھاری والدہ، اس نے پھر دریافت کیا، اس کے بعد کون زیادہ حقدار ہے ؟ آپ نے فرمایا تمھارا والد "رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت دیتے ہوئے آپ ﷺ نے صلہ رحمی کی تلقین فرمائی۔

حدیث انس بن مالك ،قال :سمعت رسول الله ﷺ يقول ،من سرة ان يبسط لة رزقه او ينسالة فى اثره فليصل رحمه" (52)

"حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا، جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے اس کے رزق میں فراخی ووسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے **"لا يدخل الجنة قاطع"**(53) قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا کہنے لگا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں لیکن ہم بچوں کو نہیں چومتے، یہ سن کر آپ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم اور شفقت چھین لی ہے تو کیا میں پیدا کرنے پر قادر ہوں ؟(54) نبی ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق ان کی ازواج مطہرات نے یوں کی کہ آپ فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یاخاتون نہ مارا۔(55)

آپ ﷺ نے خاندان کو انتشار سے بچانے کے لئے اور اسے استحکام بخشنے کے لئے باہمی حقوق و فرائض کا ایک سلسلہ قائم کر دیا، جس پر عمل پیرا ہو کر انفرادیت پسندی، عدم اعتماد، پریشانی اور انتشار جیسے معاشرتی امراض کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ میں خاندان کے جملہ عناصر ترکیبی مثلا والدین، ازواج مطہرات، اولاد ، اقربا اور غلاموں کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔(56)

نبی ﷺ نے صلہ رحمی کے ضمن میں فرمایا:

عن ابی هريره ،قال :يارسول الله ان لى قرابة اصلهم ويقطعونى واحسن اليهم ويسيئون اليى واحلم عمهم ويجهلون علىٰ فقال ﷺ لءن كنت قلت فكانما تسفهم المل ولا يزال معك

من الله عليهم مادمت على ذلك ([57])

ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا معاملہ کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر معاملہ تمہارے کہنے کے مطابق ہے تو جب تک تم ایسا کرتے رہو گے، تب تک ان کے خلاف اللہ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔

آپ کے متعلق آپ کے خادم حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ "میں نے دس سال آپ کی خدمت کی اور آپ ﷺ جیسا حسن اخلاق کا مالک کسی کو نہیں دیکھا۔ ([58])

اسلامی معاشرت میں خاندان کے کردار کا جائزہ:

خاندان کی بنیادی اکائی تنہا بقائے نوع انسانی کی ذمہ داری کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی اہل ہے اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نسلی پاکیزگی اور رشتوں کی حرمت اور تقدس کو اسلام کی عائلی حکمتوں سے زیادہ کسی نے تحفظ نہیں دیا، یہ تمام حکمتیں دین فطرت کے بنیادی قوانین کی ہم آہنگی کی وجہ سے پروان چڑھنے اور پایہ تکمیل تک پہنچنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

قال رسول ﷺ من ارادا ان يلقى الله طاهر امطاهر فليتزوج ([59])

یہ تمام حکمتیں دین فطرت کے بنیادی قوانین کی ہم آہنگی کی وجہ سے پروان چڑھنے اور پایہ تکمیل تک پہنچنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

"اذا آتا كم من ترضون خلقه وديته فزوجوه الا تفعلوا تكن فتنة فى الارض وفساد عريض" ([60])

جب تمھارے پاس کوئی رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمھیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر لو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔

ایک اچھے معاشرتی تمدن کے لئے ایسے افراد ضروری ہیں جن کے اندر احساس ذمہ داری پایا جائے اور یہ نکاح ہی سے پیدا ہوتا ہے خاندان کی اہمیت یہ ہے کہ وہ نوع انسانی کے تسلسل کو قانونی اور اخلاقی تحفظ کی چھاؤں میں پروان چڑھاتا ہے اور اس کے ساتھ تہذیب وتمدن کی صلاح وفلاح اور بقاوابستہ ہوتی ہے۔

قال رسولﷺ"تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم " [61]

"اولاد حاصل کرنے کے لئے نکاح کرو پس میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا "

خاندانی نظام کا کردار اور فلاح معاشرہ:

خاندان افراد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی روز مرہ کی زندگی کو کامیاب کس طرح گزاریں؟

"کسی معاشرے کے ادارے جتنے مضبوط ،واضح اور منضبط ہوں گے معاشرہ اتنا مظبوط ہو گا ان کی وجہ سے معاشرے کو استحکام نصیب ہوتا ہے انہی کے سبب معاشرتی نظام کی تکمیل ہوتی ہے یہی وہ ذرائع ہیں جن سے ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے ،ان اداروں کی ساخت فرد ،سازوسامان تنظیم اور عمل پر مشتمل ہوتی ہے۔[62] ان اداروں کے اپنے اپنے دائرہ کار ہیں جن میں یہ ادارے کام کرتے ہیں ان کے دائرہ کار کو یوں متعین کیا گیا ہے:

"معاشرتی ہم آہنگی، افراد کا نظم وضبط، معاشرتی احساس کی بیداری، مقاصد کی تکمیل، حقوق وفرائض کا خیال رکھتے ہیں اور یہ تمام انسانی معاشروں کی مشترکہ میراث ہیں" [63]

اسلامی معاشرت میں عمرانیات(معاشرتی علم) تسلسل کی پر حکمت نشاندہی، اولاد کی اہمیت اور معنویت میں اضافہ کرتی ہے۔

خاندان کا معاشرتی کردار:

خاندان کا ادارہ فعال اور مربوط اصول وضوابط کے نظام کے تحت اپنی منصبی عمرانیاتی ذمہ داریوں کو ادا کرتا ،رسول ﷺ نے خاندان کی اسی ضرورت واہمیت کی تکمیل میں بیوی اور ماں کے اہم کردار کی نسبت سے فرمایا:

"لا تزوجوا النساء لحسنهن فعسیٰ حسنهن ان یردیهن ولا تزوجوهن لا موالهن فعسیٰ اموالهن ان اتطغیهن ولکن تزوجوهن علیٰ الدین" [64]

عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو شاید کہ ان کا حسن انہیں خراب کر دے، اور نہ ہی ان کے اموال کی وجہ سے شادی کرو، شاید ان کے اموال ان کو سرکش بنا دیں، بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان سے شادی کرو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"انما الدنیا متاع ،ولیس من متاع الدنیا شیء "افضل من المرآۃ الصالحۃ "ما استفاد المؤمن بعد تقویٰ اللہ الیہ من زوجۃ صالحۃ ،ان امرھا اطاعتہ ،وان نظر الیھا سرتہ ،وان اقسم علیھا ابرتہ ،وان غاب عنھا نصحۃ فی نفسھا ومالہ" (65)

بے شک دنیا متاع ہے اور دنیا کی متاع میں کوئی چیز نیک عورت سے زیادہ افضل نہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد جو چیز مومن کو فائدہ دیتی ہے وہ نیک بیوی ہے کہ جب وہ اسے حکم دے اسے بجالائے جب اس کے طرف نظر کرے تو وہ اسے خوش کر دے اور جب اسے قسم دے تو اس کو پورا کرے اس کی غیر موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔

گویا دینداری کی خصوصیت ہی اس ادارہ کو تمام اچھے برے حالات میں اپنے فرائض کی ادائیگی پر مستعد رکھتی ہے، جس عمرانیاتی اعتبار سے اجتماعی ماحول پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ مطلوب، ممکن الحصول ہو جاتا ہے جو اسلامی تعلیمات کا منشاء ہے، خاندان کا اخلاقی کردار بنیادی اکائی کی حیثیت سے اس لئے بھی اہم ہے کہ یہ نسلی اور خونی رشتوں پر مبنی ادارہ ہے، جس میں نئی نسل پروان چڑھتی ہے تربیت پاتی ہے

خاندان کا اخلاقیاتی کردار:

زوجین کو والدین کی حیثیت سے اولاد کی پرورش، بیٹیوں اور بیٹوں میں عدم تفریق اور دونوں میں مساوی سلوک کی ذمہ داریاں پایہ تکمیل تک پہنچانے کا پابند بنایا گیا اور اس بات پر خصوصی توجہ دلائی گئی کہ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کیا جائے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"من عال جاریتین حتیٰ تبلغا ،جاء یوم القیامۃ انا وھوا ،وضم اصابعہ" (66)

من کانت لۃ جاریۃ فعلمھا فاحسن الیھا ثم اعتقھا وتزوجھا کان لہ اجران (67)

"من عال ثلاث بنات،فادبھن وزوجھن واحسن الیھن،فلة الجنته (68)

من كان له ثلاث بينات فصبر عليهن واطعمهن وسقاهن و كساهن من جدته، كن له حجابامن النار يوم القيامة (69)

ان مذکورہ بالا احادیث میں فرمایا گیا" جس شخص کو دو بیٹیوں سے نوازہ گیا اس نے ان کی اچھی پرورش کی، وہ روز قیامت میرے ساتھ یوں ہو گا آپ ﷺ نے دو انگلیوں کو ملا کر بتایا، صحابہ نے دریافت فرمایا کہ ایک بیٹی کی جس نے پرورش کی، تو آپ ﷺ نے اس کو بھی کہا اتنا ہی اجر ملے گا، اور جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی انہیں آداب سکھائے ان کی شادی کی وہ بھی جنت کا حق دار ہے، ایک جگہ فرمایا کہ جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی اس پر صبر کا مظاہرہ کیا اچھا کھلایا پلایا تو اس کے اور جہنم کے آگ کے درمیاں حجاب قائم کر دیا جائے گا"۔

"ان النبی ﷺ:الا ادلك علیٰ الصدقه؟ابنتك مردو ة اليك ،ليس لها كاسب غيرك"

حضور ﷺ نے بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کے ضمن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر باپ کے گھر واپس آجائیں تو ان پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے: گویا تربیت اولاد اور خصوصا بیٹیوں کی نگہداشت تعمیر شخصیت و کردار اور ان کی عائلی آبادکاری کو استحقاق جنت کا باعث قرار دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:" ایک عورت میرے پاس آئی اور اس کے ہم راہ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا تو میں نے اسے وہی دے دی۔ پھر اس نے اسے اپنی بیٹیوں میں بانٹ دیا اور اس میں سے خود نہ کھایا، پھر اٹھ کر باہر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی ﷺ گھر آئے میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی ان بیٹیوں کی آزمایش میں ڈالا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے مقابلے میں رکاوٹ ثابت ہوں گی۔(70)

آپ ﷺ نے باہم بیٹوں میں بھی کسی قسم کا امتیاز قائم نہیں فرمایا۔ اگر کسی نے اپنے ایک لڑکے کو عطیہ دیا اور دوسرے لڑکے یا لڑکوں کو نہ دیا تو آپ ﷺ نے اسے ظلم قرار دیا:

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک کو ایک غلام ہبہ کیا اور چاہا کہ اس

پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائے۔ چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سوائے حق کے کسی پر گواہ نہیں بنتا۔([71])

خاندان کا تربیتی کردار:

خاندان ایک تربیت گاہ کے طور پر بھی اہم ہے، اس تناظر میں بچوں میں اسلامی اقدار، وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ جسمانی اور عقلی تربیت کا بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔

اس سلسلہ میں اسوہ حسنہ کا وجود اس پہلو کے نمایاں آثار میں سے ہے جو بچے کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے اور وہ بچہ اس کی پیروی کرتا ہے اور اس کے طریقہ کار پر چلتا ہے، لہذا اس کے سامنے نمونہ صالح اور اچھا ہو گا تو اس کے باطن میں پوشیدہ صلاحیتیں متحرک اور اجاگر ہو۔ ([72])

والدین کا اہم فریضہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں تا کہ دنیا میں بھی باعزت زندگی گزار سکیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے

یہ واضح حقیقت ہے کہ خاندان میں نئی نسل کی سیرت و کردار اور شخصیت کی تعمیر و تشکیل ہوتی ہے ان کی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو نکھارنے اور پروان چڑھانے میں والدین کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے،

حضور ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے: آپ نے ارشاد فرمایا کوئی باپ اپنے کسی بیٹے کو کوئی عطیہ اچھے ادب سکھانے سے بہتر نہیں دے سکتا۔([73])

اس تناظر میں خاندان معاشرہ کے تہذیبی و ثقافتی ورثہ اور اقدار کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے عائلی زندگی معاشرے کا وہ پتھر ہے جس پر تہذیب و تمدن کی عمارت کھڑی ہوتی ہے رسول کریم ﷺ کا امتیازی کردار یہ ہے کہ آپ ﷺ نے امت میں یہ شعور دیا کہ اولاد کی تربیت صرف دنیاوی نقطہ نظر سے نہ کی جائے

،بلکہ یہ خیال بھی مد نظر رہے کہ اس کے ساتھ اخروی جوابدہی وابستہ ہے۔ (74)

حضرت لقمان کی پوری تعلیمی اور تربیتی تقریر ہی قرآن نے نقل کر دی ہے اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (75)

چناچہ ادارہ خاندان میں والدین کے کردار کی اس اہمیت کے پیش نظر عمرانیات زندگی میں اس کی معنویت میں اضافہ ہو جاتا ہے اہل خانہ کی دیکھ بھال، ان کی کفالت، ان کی ضروریات کے لئے اخراجات ان کے جائز آرام وسکون کے لئے ایثار کا درس خاندان کے ادارے کی عظمت میں اضافہ کا باعث بنتا ہے حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (76)

آیۃ مذکورہ میں صاحب ایمان مرد اور صاحب ایمان عورتوں کی اس خصوصیت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ تمام اہل ایمان لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور اس کے اثرات اجتماعی سطح تک پھیل جاتے ہیں جس کے نتیجے میں تہذیب وثقافت کی اعلیٰ اقدار پروان چڑھتی ہیں اور وہ اساس مضبوط ومستحکم ہوتی ہے، جو روحانی تربیت کو فروغ دیتی ہے اور خاندان میں پرورش پانے والی نئی نسل متوازن اور ایک مکمل شخصیت کے طور پر پروان چڑھتی ہے اور نظم وضبط کی عادی ہوتی ہے۔ عورت کو چونکہ گھریلو زندگی کی منتظم بنایا گیا ہے لہذا اس کا فرض ہے کہ خوش اسلوبی اور سلیقہ کے ساتھ خاندانی معاملات کو نبھائے

آپ ﷺ سے اچھی بیوی کی خوبیاں دریافت کی گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جس کو اس کا شوہر دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب حکم دے تو بجالائے [77]

عورت کے گھریلو فرائض کو واضح کیا گیا ہے "یہ فرائض عورت کے لئے مخصوص ہیں کہ وہ کھانے پینے اور لباس تیار کرنے کی خدمت سرانجام دے، شوہر کے مال کی حفاظت کرے، بچوں کی تربیت کرے اور وہ تمام امور جو گھر

سے متعلقہ ہوں انہیں بطریق احسن سرانجام دے"۔[78]

خاندان کا نفسیاتی کردار:

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی اخلاقی تربیت کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی انتہائی اہمیت دی جو بہ ظاہر تو چھوٹی نظر آتی ہیں مگر مستقبل میں انسانی شخصیت و کردار پر ان کے بہت گہرے اور پائیدار اثرات دیکھنے میں آتے ہیں۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ بچوں کو سلام کی تلقین فرماتے تھے۔ روایت میں آتا ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت انسؓ سے فرمایا: ”اے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو سلام کرو، یہ تمھارے اور اہل خانہ دونوں کے لیے باعث برکت ہوگا([79])۔ بچوں کے لیے تربیت کا یہ اصول بتایا گیا ہے:”اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور ان کے بستر علیحدہ کردو“ ([80])

خاندان بیرونی اور خارجی دباؤ کے معاملے میں افراد خانہ کے لئے اخلاقی، نفسیاتی اور عملی پشت پناہی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ غیر متوازن شخصیت بن کر منفی رویے نہ اختیار کریں، دین اسلام ایثار و ہمدردی کی جن اقدار کو پروان چڑھانے کا حکم دیتا ہے تاکہ انسان معاشرتی اعتبار سے باوقار رویوں کے ساتھ زندہ رہے، یہ معرفت و آگاہی خاندانی تربیت کے ذریعے ہی فرد کی شخصیت کا حصہ بنتی ہے۔

"اسی طرح انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا گیا، اسے کچھ صلاحیتیں اور توانائیاں عطا کی گئی ہیں جنہیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے، اس کے اندر بعض جذبات اور میلانات ودیعت کر دیئے گئے ہیں، جن کی تسکین کا سامان کرنے پر وہ مجبور ہے۔ داعیات اور تقاضے دراصل اس کی بقاء اور ترقی کے ضامن ہیں، اسلام ایک حیات آفرین دستور العمل ہے، وہ مقتضیات فطرت سے نبرد آزمائی نہیں سکھاتا بلکہ ان کے لئے صحیح سمت سفر متعین کرتا ہے۔" ([81])

خاندان کے استحکام کو زوال کا شکار کرنے والے عناصر:

اسلام میں خاندان کے استحکام اور اس کی بقاء کے لئے مکمل ہدایات فراہم کرتا ہے، لیکن ان تمام ہدایات کے باوجود نظام کیوں کر غیر مستحکم ہو جاتا ہے؟

"زندگی کے اس شعبے میں جس قدر خرابیاں، نقائص اور بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں اس کی وجہ اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ شادی کرنے والا جوڑا اپنے ازدواجی تعلقات و معاملات میں حضرت محمد ﷺ کے پیغام رحمت اور ان کے بتلائے ہوئے نقشوں سے مستغنی اور بے نیاز ہو کر اپنی ماری تاری چلانے لگتا ہے جس کے نتائج دونوں یا ایک کی زندگی کے لئے تباہ کن اور وہ گھروں کی بربادی کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں۔" ([82])

اسلام سے دوری کا ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی ہوا ہے کہ لوگوں نے اسلام کو محض چند عبادات تک ہی محدود کر لیا ہے باقی معاملات میں اسلام کو یکسر فراموش کر دیا ہے، دوسرے معاملات کی طرح شادی بیاہ جیسے اہم معاملے میں بھی اسلام کی تفصیلی تعلیمات موجود ہیں جن عمل کا نتیجہ ایک مضبوط خاندان کی صورت میں سامنے آتا ہے اور ان اسلامی تعلیمات سے اعراض کی صورت میں نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ خاندان کے بکھرنے میں عرصہ نہیں لگتا۔([83])

There is an urgent need for education and training not only of girls and women ,but also of fathers and of all men, the worst enemy of the right s of women is not Islam but ignorance and illiteracy, to wich we may add the determining role of traditional prejudice.([84])

منیر احمد خلیلی کے مطابق: جو لوگ دینی و تبلیغی سرگرمیوں سے وابستہ ہوتے ہیں ان کے اپنے اخلاق و کردار اور عقائد کا ہلکا سا رنگ بھی اپنے خاندان پر نظر نہیں آتا وہ تحریکی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔([85])

خاندان کی اہمیت اور مقام میں کمی : باہم افراد کا مل جل کر رہنا، ایک دوسرے کے دکھ درد میں خوشی میں شریک ہونا افراد کو سکون مہیا کرتا ہے، آج دور جدید میں ماڈرن کہلانے کے چکر میں خاندان کے افراد کی ایک دوسرے سے دوری، عدم توجہی کے رویے کی وجہ سے اس ادارے کو کمزور کر دیا۔

مرد کا حاکمانہ رویہ : ایسے خاندان جہاں پر میاں بیوی، بچوں اور دیگر رشتوں کے اندر ربط تعلق ہم آہنگی اور خوشگواری کا فقدان، خانگی فضاء سرگرمی، جوش باہمی احترام و محبت اور شفقت و پیار سے خالی ہے

"ایسے گھرانے جہاں پر مرد کا آمرانہ رویہ ہے اور وہ اپنی رائے اور اپنے فیصلوں سے اختلاف کو سنگین جرم سمجھتا ہے اور ایسے مجرم کو خواہ وہ اس کی بیوی ہو یا بیٹی سخت سزا کا موجب گردانتا ہے یہ رجحان اسلامی اصولوں کے خلاف ہے، اسلامی تعلیمات کے منافی اور خاندانی استحکام کو نقصان پہنچانے والا رویہ ہے۔([86])

مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ درست اسلامی سوچ نہ ہونے کی بنا پر خاندان متاثر ہوتے ہیں :

The lack of Religious education ,this has led such estranagement of Muslims from the Muslim Marital law that even well-educated Muslims are not aware of the common issues involved in this law. ([87])

قوامیت کا ناجائز استعمال: مرد کا بے جا رعب و دبدبہ بھی خاندان کے اندر دراڑیں ڈلنے کا سبب بنتا ہے۔

والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلاتبغوا علیھن سبیلاً ([88])

"وہ عورتیں جن سے تم کو نافرمانی یا بغاوت کا اندیشہ ہو ان کو (پہلے) نصیحت کرو۔ اور (اگر نہ مانیں تو) ان کو بستروں میں تنہا چھوڑ دو۔ اور اگر (پھر بھی وہ نہ مانیں تو) ان کو ہلکی جسمانی سزا دو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرماں برداری کرنے لگیں تو ان پر ظلم کرنے کے راستے مت تلاش کرو"

بہت زیادہ سختی اور بے جا مار پیٹ سے منع کیا گیا ہے تا کہ گھریلو معاملات خراب نہ ہوں۔

عورت کے بدلتے ہوئے کردار کی بنا پر خاندانی رشتوں کی شکست وریخت: گھر عورت کے دم سے آباد ہے، جب عورت نے گھر کی ذمہ داریوں سے فرار کی راہیں تلاش کی ہیں نہ صرف شوہر، بچے اس کا پورا خاندان ہی تباہ نہیں ہوا بلکہ انسانی رشتے بھی اس کے بھینٹ چڑھ گئے ہیں:

The Modren family has been greatly influenced by the increase of Education ,The rise of industrialized society,and modern invention ,Some of the changes in the Family have been for the better ,Other have not, manufacturing, farming, and other

industries take most men away from the home to work.([89])

تحریک آزادی نسواں نے عورتوں کو مظلوم قرار دیتے ہوئے خاندان کی ذمہ داریوں سے فرار کی راہ دکھائی ان عوامل کی بنا پر اب بچوں کی پرورش اور تربیت کے ادارے تباہی کی طرف رواں دواں ہیں، بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں، نئی نسلیں ماں باپ کے بغیر پل رہی ہیں قدیم اجتماعیتوں اور خاندانوں کا نظام ختم ہو رہا ہے۔([90])

عورت کی گھریلو ذمہ داریوں سے لاپرواہی: خاندان کا استحکام عورت کے دم سے ہے کسب معاش کے نام پر جب عورت نے گھر کو چھوڑا تو شوہر، بچے وہ خود ہی تباہ نہیں ہوئی بلکہ انسانی رشتے بھی اس ملازمت کی بھینٹ چڑھ گئے ۔عورت کو نام نہاد آزادی کے نام پر باہر نکالا گیا سویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب "پروسٹر ائیکا" لکھی ہے، آج یہ کتاب ساری دنیا میں مشہور ہے اور شائع شدہ شکل میں موجود ہے اس کتاب میں گورباچوف نے عورتوں کے بارے میں (status of Women) کے نام سے ایک باب قائم کیا ہے اس میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"مغرب سوسائٹی میں عورت کو گھر سے نکالا گیا اور اس کو باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ تو ہوا ہے لیکن خاندانی نظام تباہی سے دوچار ہوا ہے۔"([91])

زوجین کے انتخاب کا معیار: زوجین میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کے اخلاق و کردار سے متاثر ہوتا ہے اس لئے

زوجین کے انتخاب میں دینداری اور تقویٰ کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے نبی ﷺ نے حسب نسب، مال و جمال اور دین میں سے دین کو ترجیح دینے کا حکم دیا ہے۔ ([92])

بے جوڑ رشتے اور جھوٹ و دھوکے پر مبنی رشتے خاندانی نظام کے ٹوٹنے کا باعث ہیں، ڈاکٹر خالدہ ترین نے کہا کہ:

اخلاق کردار اور اچھی شہرت کی بجائے دولت میعار بن گیا ہے جس کی وجہ سے مسائل کا سامنا ہے اور گھر ٹوٹنے لگے ہیں۔([93])

بعض لوگ اپنی بیٹیوں کا رشتہ اس طرح کر دیتے ہیں جیسے بھیڑ بکریاں فروخت کی جارہی ہوں اب بکری لینے والے کی مرضی ہے اسے گھاس کھلائے یا ذبح کر دے، کتنے ہی بے رحم اور ظالم ہوتے ہیں وہ ماں باپ جو اپنی بیٹی کا رشتہ نالائق اور بد فطرت انسان کے ساتھ صرف مالی لالچ اور مفادات کی خاطر کر دیتے ہیں، پھر بیٹی کو دنیا میں ہی جہنم مل جاتی ہے۔[94]

دیگر اقوام کے ساتھ معاشرت کے اثرات: صدیوں سے ہندوؤں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے بھی ہمارا خاندانی نظام اسلام نظام خاندان سے جدا طرز پر تشکیل پا گیا ہے۔

غیر اسلامی تمدن کی وجہ سے مسلمانوں کے خاندانی معاملات میں نہ صرف بہت سے ایسے رسمیات اور واہمیات داخل ہو گئے ہیں جو اسلامی قانون ازدواج کے اصولوں اور اس کی روح کے خلاف ہیں بلکہ سرے سے اسلامی تصور خاندان محو ہو گیا ہے۔ "([95])

یکساں ذات پر زور: ایک مناسب رشتے کی تلاش کے وقت لوگ اکثر یکساں ذات کے شخص کو تلاش کرتے ہیں، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا تو شادی نہیں ہو پاتی یا ہو جائے تو میاں بیوی باہم غیر موزوں جوڑا ہوتے ہیں اور نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔

مادہ پرستی: شادی کرتے وقت پیسہ اور مال و دولت کو میعار بنایا جاتا ہے لڑکے والوں کی طرف سے بھی اور لڑکی والوں کی جانب سے بھی، دین اور مذہب کو کم ہی ترجیح دی جاتی ہے۔

بے جا توقعات: ازدواج کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ بے جا توقعات ہیں جو کبھی والدین اپنی اولاد سے وابستہ کر لیتے ہیں اور کبھی خود بچے اپنی متوقع بیوی یا شوہر کے بارے میں فرض کر لیتے ہیں اور پھر انہی مفروضات کی بناء پر اپنے بچوں کے لئے یا اپنے لئے شوہر یا بیوی تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اپنی طرف سے مفروضات قائم کرنے کے بجائے دینِ اسلام کے مقرّر کردہ معیارات کو ہی ترجیح دینی چاہیے اور خوابوں کی دنیا میں زندہ رہنے کے بجائے زمینی حقائق اور معاشرتی اقدار کو بھی مدِّ نظر رکھنا چاہیے۔

والدین اور سرپرستوں کی عدم توجہ: ازدواج کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ والدین اور سرپرستوں کی

بچّوں کے جنسی بلوغ اور روحانی وجسمانی ضروریات سے چشم پوشی اور عدم توجہ بھی ہے۔اس چشم پوشی اور عدمِ توجہ کے اسباب چاہے کچھ بھی ہوں اس کے خطرناک نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں،

جہاں ہماری زندگیوں کے طور طریقے بدلے ہیں وہاں شادی جیسا مقدس بندھن بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا بدلت حالات میں شادیاں تاخیر سے کرنے کا رواج ہو گیا ہے(96)

غرور و تکبّر: ازدواج نہ ہونے کی ایک وجہ غرور و تکبّر بھی ہے ممکن ہے پورے کا پورا خاندان ہی اس مرض میں مبتلا ہو یا خود لڑکا یا لڑکی غرور و تکبّر کی شکار ہوتا ہے اسلام نے برابری اور کفایت کا میعار تقویٰ قرار دیا ہے:

فانکحو ماطاب لکم من النساء (97)

معاشی مسائل: ایک اور مسئلہ جسے ازدواج کے سلسلے میں بہت اچھالا جاتا ہے وہ معاشی مسئلہ ہے۔حضرت امام صادق کا ارشادِ مبارک ہے کہ غربت اور معاش کے خوف سے ازدواج نہ کرے وہ در حقیقت خدا سے ناامید ہو چکا ہے۔ ہمیں یہ یاد رہنا چاہیے کہ قرآن مجید نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہا اگر کوئی فقیر ہو اور نکاح کرے تو خدا اسے اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔

دنیاوی زرق وبرق: بہت سارے خاندان دوسرے خاندانوں کی دیکھا دیکھی عقد کے لئے سخت ترین شرائط مقرّر کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ حق مہر اور جہیز تجویز کرتے ہیں۔حالانکہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میری امت کی بہترین خواتین وہ ہیں کہ جن کی شکل وصورت زیبا اور مہر کم ہو اسی طرح ولیمے کے موقع پر غیر ضروری اخراجات اور غیر اسلامی رسومات پر بھی بے دریغ روپیہ پیسہ صرف کیا جاتا ہے۔

مغربی میڈیا کی یلغار: مغربی افکار کی ترویج کرنے والے رسائل وجرائد نیز فلموں اور ڈراموں کے ذریعے نوجوانوں کو غیر محسوس انداز میں حرام محبت کی لذت سے آشنا کیا جاتا ہے۔نامحرموں کے ساتھ تعلقات کو جدید معاشرے کے لوازمات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

خاندانی نظام سے فرار کے نتائج سے عدمِ آگاہی: شادی شدہ زندگی میں انسان کے بہت سارے نفسیاتی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کا حل پوشیدہ ہے۔اس سے نہ صرف انسانی زندگی کی مشکلات حل ہوتی ہیں بلکہ

انسان کی اجتماعی و مخفی صلاحیتوں کو بھی نکھرنے کا موقع ملتا ہے، ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قرآن وسنّت کی تعلیمات کی روشنی میں نکاح کو عام کیا جائے تو منشیات کا استعمال، گھٹیا ڈائجسٹوں کی اشاعت، والدین کی نافرمانی، ہمسائیوں کی ایذاء رسانی، گندی فلموں کی بھرمار اور جرائم کی شرح میں ناقابلِ یقین حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔

پاکستان اور عصری خاندانی نظام کی صورتحال:

قرآن مجید نے والدین کو جن اسباب کی بنا پر یہ اعزاز بخشا ہے وہ اسباب اپنی جگہ پر قائم ودائم ہیں مگر مسلم والدین کی آنکھوں سے زمانہ کی چکا چوند نے انبیائی مشن کو اوجھل کر دیا ہے اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں بھی اولاد کی تربیت، تعلیم اور ترجیحات کا پورا نظام بدل گیا ہے، مسلمان بھی طلب دنیا کی دوڑ میں اپنی اولاد کو آگے رکھنے کے لئے وہی کچھ کر رہے ہیں جو باطل نظریات رکھنے والے کر رہے ہیں، خاندانوں کے اندر تربیتی نظام کمزور پڑ گیا ہے۔

نظام خاندان کو اس کے بیرونی خطرات سے بچانے کے ساتھ اسے اندرونی خطرات درپیش ہیں ان سے بھی بچایا جائے، ان میں صحیح خطوط پر تربیت، اسلامی اقدار کی خود شناسی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع ابلاغ اور مغربی تہذیب کی یلغار کا دفاع، مادہ پرستی سے نفرت، مشترک برہمنی خاندانی نظام سے تحفظ، جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے بروقت نکاح، سماجی رسم ورواج کی جکڑ بندیوں سے آزادی اور حقوق وفرائض کی پرسوز تعلیم سے انحراف کی بنا پر خاندان عدم تحفظ کا شکار ہے۔

خاندانی انتشار میں سب سے مہلک کردار ذرائع ابلاغ کا ہے جس کے ہر نشریہ میں چاہے وہ ڈرامہ ہو، فلم ہو یا اشتہار کوئی پروگرام ایسا نہیں ہوتا جو خاندانی اقدار پر تیشہ چلانے والا نہ ہو اس پر مستزاد انٹرنیٹ (سوشل میڈیا) کی تباہ کاریاں ہیں، ذرائع ابلاغ کے مہلک اثرات کے وجہ سے کورٹ میرج، ناجائز دوستیاں، طلاق کی شرح میں اضافہ، خاندانوں کی ٹوٹ پھوٹ کا سامنا ہے۔

خاندانی ادارے کے زوال کا سبب والدین کی سوچ، فکر اور ترجیحات میں تبدیلی بھی ایک اہم وجہ ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام میں خاندان کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اس میں خاندانی نظام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے دین

اسلام فرد کی فکری تربیت کے حوالے سے اس حقیقت کو متعارف کراتا ہے کہ انسان معاشرت پسندی کے خمیر سے تخلیق کیا گیا۔ خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی یونٹ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتہ ازدواج سے وجود میں آتا ہے، معاشرے کی ترقی و نشو نما کا انحصار جہاں خاندان پر ہے وہاں معاشرے کی تنزلی وانتشار کا انحصار بھی اسی خاندان پر ہے، کیونکہ خاندان ہی معاشرے کی اساسی اکائی کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اسی سے معاشرے وجود میں آتے ہیں، جس خاندان کی اکائی مضبوط اور مستحکم ہو گی اسی قدر ہی معاشرہ اور ریاست مضبوط اور مستحکم ہوں گے ،خاندان کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خاندان کی بقاء اور تحفظ کو شریعت کے بنیادی مقاصد میں شمار کیا گیا ہے، اور اسلامی تعلیمات کا ایک مکمل شعبہ جو مناکحات یا اسلام کے عائلی نظام سے موسوم ہے، اس مقصد کے لئے وجود میں لایا گیا- اسلام میں خاندان کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اس میں خاندانی نظام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے دین اسلام فرد کی فکری تربیت کے حوالے سے اس حقیقت کو متعارف کراتا ہے کہ انسان معاشرت پسندی کے خمیر سے تخلیق کیا گیا۔ خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی یونٹ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتہ ازدواج سے وجود میں آتا ہے، "آپ ﷺ نے خاندان کو انتشار سے بچانے کے لئے اور اسے استحکام بخشنے کے لئے باہمی حقوق و فرائض کا ایک سلسلہ قائم کر دیا، جس پر عمل پیرا ہو کر انفرادیت پسندی، عدم اعتماد، پریشانی اور انتشار جیسے معاشرتی امراض کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، اسلام فرد اور جماعت کے تعلق میں جس توازن واعتدال کا علمبردار ہے اس کا تقاضا ہے کہ خاندان کی حیثیت ایک اجتماعی اکائی کے طور پر قائم رہے تاکہ اجتماعی تربیت کا ابتدائی مرکز وسیع تر اجتماعی شعور اور فلاح کے لئے موئثر کام کرے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ ابن منظور، جمال الدین اصمعی محمد بن مکرم ابو الفضل، الافریقی المصری، لسان العرب، بذیل مادہ عول، بیروت دار صار الطبعۃ السادسۃ، 1997ء، 11/785

2۔ ایضا، حوالہ مذکورہ، 11/486

3۔ الزبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس، دار الفکر، بیروت 3، 1994/13، موسوعۃ الفقہیہ، 4/223

4۔ الدرر المختار شرح تنویر الابصار فی الفقہ الحنفی مع حاشیہ ابن عابدین، دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الثانیہ، 1386ھ، 5/452، الشعراء:26

5۔ یوسف12 :4

6۔ یوسف12 :88

7۔ ص،38: 43

8۔ Universal Declaration of Human Right Artical16-3

9۔ Oxford Advance learner Ditionary,oxford university press,1987,p510

10۔ Convenant on the Rights of the child and pre ambel , Universal Declaration of Human Raghts

11۔ Universal Declaration of Human Raghts ,Article,25-3

12۔ Universal Declaration of Human Right ,Article26-3, , Universal Declaration of Human Raghts ,Article, 25-26

13۔ ابو حیان محمد بن یوسف بن علي بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسي، البحر المحیط في التفسیر البحر المحیط في، دار لفکر البیروت، 1420ھ، ص١٦

14۔ خالد رحمن، سلیم منصور، عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈی، اسلام آباد، 2007ء، ص47

15۔ البقرہ2: 35

16۔ الروم30: 21

17۔ البقرہ2: 187

18۔ النساء4: 1

19۔ محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310ه) جامع البيان في تأويل القرآن - ومؤسسة الرسالة الأولى، 1420ه- - 2000- ص480

20۔ النساء4: 3

21۔ الحجرات:49۔13

22۔ الشوریٰ:42، 11

23۔ ابن هشام: السيرة النبويہ، 4/40۔ مطبعہ مصطفیٰ البابی، مصر، س ن، ص95

24۔ النساء:4، 34

25۔ النساء:4، 1

26۔ آل عمران:102، 3

27۔ الاحزاب:33، 71، 70

28۔ النساء:4، 1

29۔ النساء:4، 25

30۔ المنجد،، دار المشرق، بیروت، 1975ء، ص253

31۔ البقاعی، برہان الدین ابو الحسن ابراہیم بن عمر، نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور ، المكتبہ التجاریہ ، لمصطفیٰ احمد باز، مکۃ المکرمہ، 1992ء، 5/176

32۔ القرطبی، ابو اعبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، داراحیاء التراث العربی، 1985ء، 5/2

33۔ اسراء: 17، 23

34۔ البقرہ،:2، 83

35۔ الدمیاطی، المتبحر الرابح، فی جواب العمل الصالح ، مکتبہ النہضہ الحدیثیہ ، مکۃ المکرمہ 1986ء، ص52

36۔ الاسراء:24، 17

37۔ اصلاحی عبد العظیم، صلہ رحمی اور خاندان کی شیرازہ بندی، ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ 2010ء ص85

38۔ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب البر 4/312

39۔ الفرقان:25، 74

40۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، 1975ء، ص218

[41]۔ ابن ماجہ، کتاب ابواب الاداب، ترمذی، ابواب البر الصلۃ باماجاء فی اداب الوالد

[42]۔ افضل حسین، فن تعلیم وتربیت، مرکز جماعت اسلامی ہند، دہلی، 1963ء ص35

[43]۔ احمد العسال، ڈاکٹر، اسلام کا خاندانی نظام، ی نیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، اسلام آباد، س ن، ص442

[44]۔ الجامع للترمذی، ابواب البر والصلہ، باب فضل ازواج النبی ﷺ (ح3895)

[45]۔ الاحزاب 33:21

[46]۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ بن یزید القزوینی: سنن ابن ماجہ، دارالفکر، بیروت، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح:1846

[47]۔ الهیثمـــــــی، نور الدین علی بن ابی بکر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، تصویر دار لکتاب العربی، بیروت، الطبعـــــــة الثالثة 1402ھ:178/2

[48]۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ من استطاع منکم الباء ة فلیتزوج لانہ من لم یسطع الباة فلیصم :1905

[49]۔ صحیح بخاری کتاب الاداب وکتاب الاداب وکتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم باب النبیﷺعن کثرۃ المسائل

[50]۔ اخرجہ البخاری فی کتاب 78، الاداب باب95 ماجا فی قول الرجل ویلک، 1501

[51]۔ اخرجہ البخاری فی :78، کتاب الاداب2، باب من احق الناس بحسن اصحبة

[52]۔ اخرجہ البخاری فی34، کتاب البیوع31، باب من احب البسط فی الرزق 1657

[53]۔ المستدرک للحاکم:4//153

[54]۔ اخرجہ البخاری فی کتاب75 الاداب باب18، رحمة الوالد وتقبیلہ ومعانقہ، 1496

[55]۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاداب، باب فی الحلم والاخاق النبیﷺ، (ح4774)

[56]۔ خالد علوی، ڈاکٹر، انسان کامل، فیصل ناشران، لاہور 1995ء، ص515

[57]۔ صحیح بخاری، کتاب الاداب ،باب لیس الوصل بالمکانی :5991

[58]۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاداب ،باب فی الحلم واخلاق النبیﷺ 4773

[59]۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الامام، الجـامع الصـیحیح ،کتـاب المغـازی ،بـاب اذھمـت طائفتـان ،الریاض :مکتبہ دار السلام، الطبیعة الثانیہ، 1999، رقم الحدیث4052، ص686

[60]۔ سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب الاکفاء ، رقم الحدیث، 1968، ص281

[61]۔ النسائی، ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب، اللامام، سنن نسائی الصغریٰ، کتاب النکاح، بـــاب کراھیـــة تـــزویج العقـــیم

الریـــاض، مکتبہ دار لسلام، الطبعۃ الاولیٰ 1999ء، رقم الحدیث 6،3224/ 165 سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب ماجافی فضل

62۔ خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل ناشران لاہور، 2005ء، ص 68

63۔ اسلام کا معاشرتی نظام، ص 78

64۔ سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب التزویج زات الدین، رقم الحدیث، ص 1859، 266

65۔ سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء، رقم الحدیث، 1855-1857، ص 266

66۔ المسلم، ابوالحسن، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب البر واصلۃ، باب فضل الاحسان، الریـــــاض مکتبـــــہ دار السلام ،الطیعۃ الثانی 2000ء، رقم الحدیث 1136، 6695

67۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العتق باب فضل من ادب، رقم الحدیث، 2،2544/ 140

68۔ ابو داؤد ، سلیمان بن الا شعث بن اسحاق ، سنن ابی داؤد ، کتاب الادب ، باب فی فضل من عال ، الریاض ، مکتبہ دارالسلام ،اطبعۃ الاولیٰ، 1999ء رقم الحدیث، 5146ء، 3، 5147/ 342

69۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدہ، رقم الحدیث، 3669، ص 526

70۔ بخاری، حدیث ۵۹۹۵، صحیح مسلم کتاب البر وصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات

71۔ ابو داؤد، حدیث ۳۵۴۲

72۔ جمعہ احمد خلیل، اولاد کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں، لاہور، بیت العلوم، 2003ء، ص 130

73۔ ترمذی / ج 3، ص 383، شعب الایمان / ج 2، ص 256

74۔ تقی عثمانی، خاندانی حقوق و فرائض، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، 1427ھ، ص 106

75۔ التحریم: 66، 6

76۔ التوبہ: 9، 71

77۔ ترمذی / ج 2، ص 357، رقم 1144، ابن ماجہ / رقم 1969 (133) نسائی

78۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، مرجم مولانا عبدالرحیم، الفیصل ناشران، لاہور 2003ء ص 50/ 4

79۔ ترمذی، حدیث ۲۷۰۷

80۔ ابو داؤد، حدیث ۴۹۵

81۔ جلال الدین عمری، سید، اسلام کا عائلی نظام، الفیصل ناشران کتب، س ن، ص 55، 54

82۔ محمد عمر، مسلمان خاوند اور مسلمان بیوی، معارف اسلامیہ، لاہور، س ن، ص 6

83۔ شادیاں کیوں ناکام ہوتی ہیں؟ماہنامہ بنات عائشہ کراچی،نومبر دسمبر،2008ء،ص137

84۔ Islam, The west and the challenges of Modernity ,p54

85۔ خلیلی منیر احمد،عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں،حسن البناء اکیڈمی راولپنڈی،2004،ص245

86۔ عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں ،ص425

87۔ The Laws of Marriage and divorce in islam, P:1

88۔ النساء 34،4:

89۔ The world book encyclopedia Field Enterprises Educational Corporation Chicago 1987،6/2،47

90۔ ماہنامہ افکار معلم ، تنظیم منزل ،لاہور جولائی ،2007،ص18

91۔ بحوالہ ماہنامہ محدث،جے بلاک ماڈل ٹاؤن،لاہور،نومبر 2004،ص54

92۔ ابوداؤد،کتاب النکاح،باب مایومر بہ من تزویج ذات الدین،'(ح2،47)

93۔ روزنامہ جھنگ،لاہور 13 اگست،2001ء

94۔ ابویاسر،شیخ،ہماری شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں،نعمانی کتب خانہ لاہور،2006ء ص13

95۔ ابوالاعلیٰ مودودی،حقوق زوجین،اسلامک پبلیکیشنز،لاہور،1986،ص13

96۔ تاخیر سے شادی فیشن یا مجبوری،جنگ سنڈے میگزین،11 مئی 2008ء

97۔ النساء،2:3